تزک بابری

از

(جناب محمد رحیم صاحب دہلوی)

(۸)

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ فرمائیے برہان بابتہ ماہ اپریل ۱۹۵۶ء)

سمرقند میں اسلام کب پھیلا | وہاں کے باشندے حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانے میں اسلام سے مشرف ہوئے۔ تابعین میں سے قثم بن عباسؓ وہاں گئے۔ ان کا مزار آہنی دروازے کے پاس ہے اور اب مزار شاہ کے نام سے مشہور ہے۔

سمرقند کا بانی | سمرقند کو سکندر نے بسایا تھا۔ مغل اور ترک اس کو سمرکند کہتے ہیں حضرت امیر تیمور نے اسی کو اپنا دارالسلطنت بنایا تھا۔ یہ شہر ان سے پہلے ان جیسے کسی شہنشاہ کا دارالسلطنت نہیں بنا۔

میں نے حکم دیا کہ قلعے کی فصیل کا گرداؤ لاقدموں سے ناپا جائے۔ دس ہزار چھ سو قدم نکلا۔

سمرقند کا مذہب | وہاں کے سب باشندے سنی۔ پاک مذہب۔ شرع کے پابند اور دیندار ہیں۔ ہمارے حضرت پیغمبرؐ کے زمانے کے بعد ماوراء النہر میں جتنے ائمہ اسلام پیدا ہوئے ہیں اتنے کسی اور ولایت میں پیدا نہ ہوئے ہوں گے۔

سمرقند کے اہل کمال | شیخ ابوالمنصور ماتریدی جو علم کلام کے اماموں میں سے ہیں وہ ماترید کے رہنے والے تھے۔ ماترید سمرقند کے ایک محلے کا نام ہے۔

ائمہ کلام کے دو فرقے ہیں۔ (۱) ماتریدیہ (۲) اشعریہ۔ ماتریدیہ شیخ ابوالمنصور سے منسوب ہے۔ خواجہ اسمٰعیل خرتنگ جنہوں نے بخاری شریف کو جمع کیا ہے وہ بھی اسی ماوراء النہر کے

باشندے تھے۔ صاحب ہدایہ (حنفی مذہب میں ہدایہ سے زیادہ فقہ کی کوئی اور کتاب کم معتبر ہوگی) مرغینان کے باشندے تھے۔ یہ گاؤں فرغانہ میں ہے۔ اور فرغانہ ماوراء النہر میں شامل ہے اور اس کے کنارے پر واقع ہے۔

توران کی حدیں | ماوراء النہر کے مشرق میں فرغانہ اور کاشغر ہیں۔ مغرب میں بخارا اور خوارزم۔ شمال میں تاشقند اور شاہرخیہ ہے۔ (جس کو شاش اور بناکت لکھتے ہیں) جنوب میں بلخ اور ترمذ ہے۔

سمرقند کے دریا | دریائے کوہک اس کے شمال کی جانب سمرقند سے دو کوس کے فاصلے پر بہتا ہے۔ سمرقند اور دریا کے بیچ میں ایک ٹیکرا ہے اس کو کوہک کہتے ہیں یہ دریا اس پہاڑ کے نیچے بہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام دریائے کوہک مشہور ہوگیا اس دریا سے ایک بڑی ندی نکلتی ہے بلکہ وہ اچھا خاصا چھوٹا سا دریا ہے اس کو دریائے درغم کہتے ہیں۔ یہ ندی سمرقند کے جنوب میں بہتی ہے اور سمرقند سے تقریباً ایک کوس شرعی کے فاصلے پر ہے سمرقند کے باغات، مقامات اور کئی پرگنے اس ندی سے سیراب ہوتے ہیں۔

سمرقند سے بخارا اور قراکول تک تقریباً چالیس کوس کا فاصلہ ہے۔ یہ سارا ملک اسی دریا سے آباد ہے اور اسی سے بویا جاتا ہے۔ اور تمام وکمال کھیتی باڑی اور عام استعمال کے کام میں آجاتا ہے۔ گرمیوں میں تو یہ حال ہے کہ تین چار مہینے تک اس کا پانی بخارا تک کبھی نہیں پہنچتا۔

سمرقند کے میوے | سمرقند میں انگور، خربوزہ، سیب، انار بلکہ تمام میوے عمدہ ہوتے ہیں اور بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ سمرقند کے دو میوے سیب اور انگور صاحبی مشہور ہیں۔

سمرقند کے موسم | وہاں سردی خوب پڑتی ہے۔ لیکن کابل جیسی برف نہیں پڑتی۔ ہوا اچھی ہے لیکن گرمیوں میں کابل جیسی نہیں ہوتی۔

سمرقند کے باغ اور عمارتیں | سمرقند اور اس کے آس پاس امیر تیمور اور ریغ بیگ کی بنائی ہوئی بہت سی عمارتیں اور باغ ہیں۔

چو منزلہ محل | امیر تیمور نے سمرقند کے اندر چار منزل کا ایک بڑا محل بنایا ہے۔ اس کا نام کوک سرائے مشہور

ہے۔ یہ بہت عالی شان عمارت ہے۔

ہندوستانیوں کی بنائی ہوئی جامع مسجد | شہر میں آہنی دروازے کے پاس ایک سنگین جامع مسجد بنائی ہے۔ان بہت سے سنگ تراشوں نے (جنہیں وہ ہندوستان سے اپنے ساتھ لائے تھے) اس مسجد میں کام کیا ہے۔ اس مسجد کے بلند دروازے پر یہ آیت شریفہ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ الخ۔ اتنے موٹے قلم سے لکھی ہوئی ہے کہ ایک کوس کے فاصلے سے پڑھی جاسکتی ہے۔ یہ عمارت بھی بہت بڑی ہے۔

باغ بے عیب اور باغ دل کشا | سمرقند کے مشرق میں امیر کے بنائے ہوئے دو باغ ہیں۔ ایک بہت دور ہے۔ اس کا نام باغ بول دی[۱] ہے۔ دوسرا پاس ہے اس کا نام دل کشا باغ ہے۔

ہندوستان کی لڑائی کی تصویر | دل کشا باغ سے فیروزہ دروازے تک راستے میں سرو کے درختوں کی قطاریں ہیں۔ دل کشا میں بھی ایک بڑا محل ہے۔ اس محل میں امیر کی اس لڑائی کی تصویر بنی ہوئی ہے جو ہندوستان میں لڑی گئی تھی۔

نقش جہاں | کوہک پہاڑ کے دامن میں سیاہ آب کان گل کے کنارے پر (جس کو دریائے رحمت کہتے ہیں) ایک اور باغ بنوایا ہے۔ اس کا نام نقش جہاں ہے۔ میں نے جب اسے دیکھا وہ ویران تھا۔ نام ہی نام رہ گیا ہے۔

باغ چنار | سمرقند کے جنوب میں باغِ چنار ہے۔ یہ باغ شہر سے نزدیک ہی ہے۔

باغ شمال اور باغ بہشت | سمرقند سے نیچے کی جانب باغ شمال اور باغ بہشت ہیں۔

سلطان کا مدرسہ | جہانگیر مرزا کے بیٹے محمد سلطان مرزا نے جو امیر تیمور کا پوتا تھا۔ قلعہ سنگین کے دروازے کے قریب ایک مدرسہ بنوایا تھا۔

امیر تیمور کا مزار اور امیر کی اولاد میں سے جو شخص بھی سمرقند کا بادشاہ ہوا۔ اس کی قبر اسی مدرسہ میں ہے۔

---

[۱] بے عیب باغ۔ عمدہ باغ

دنیا کا سب سے بڑا گنبد | الغ بیگ مرزا نے جو عمارتیں بنوائیں ان میں سے سمرقند کی شہر پناہ کے اندر مدرسہ اور خانقاہ ہیں۔ خانقاہ کا گنبد بہت بڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ اتنا بڑا گنبد دنیا میں اور کہیں نہیں ہے۔

بے نظیر حمام | اسی مدرسہ اور خانقاہ کے پاس ایک نہایت عمدہ حمام بنا ہوا ہے۔ وہ حمام مرزا کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا فرش ہمہ قسم کے پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ خراسان اور سمرقند میں شاید ہی اس وضع قطع کا کوئی اور حمام ہو۔

مسجد مقطع | مدرسے کے جنوب میں ایک مسجد ہے۔ اس کو مقطع مسجد کہتے ہیں۔ اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا۔ کہ اس میں لکڑی کے ترشے ہوئے ٹکڑوں کو اسلمی اور خطائی نقشوں سے مزین کیا گیا ہے تمام چھتیں اور دیواریں اسی وضع کی ہیں۔

مسجدوں میں قبلہ کا فرق | اس مسجد کے قبلہ میں اور مدرسے کی مسجد کے قبلہ میں بہت فرق ہے۔ اس مسجد کے قبلہ کا رُخ شاید نجومیوں کے طریقے پر رکھا گیا ہے۔

رصدگاہ | کوہک پہاڑ کے دامن میں ایک اور بڑی عمارت رصد کی ہے۔ اس سے زیچ لکھی جاتی ہے۔ یہ تین منزلہ عمارت ہے۔

زیچ کورگانی | اسی رصد سے الغ بیگ مرزا نے زیچ کورگانی لکھی ہے۔ دنیا بھر میں آج کل اس زیچ کا رواج ہے۔ اور زیچوں پر کم عمل کیا جاتا ہے۔

زیچ ایل خانی | اس زیچ سے پہلے ایل خانی زیچ کا رواج تھا۔ اس کو ہلاکو خاں کے زمانے میں خواجہ نصیر نے مراغہ میں رصد بنا کر لکھا تھا۔

غالباً اس وقت تک دنیا بھر میں سات آٹھ سے زیادہ رصدگاہیں تعمیر نہ ہوئی تھیں اس میں سے ایک خلیفہ مامون نے بنائی تھی۔ اس سے مامونی زیچ لکھی گئی۔ ایک بطلیموس نے بھی بنوائی تھی۔

ہندوستان کی زیچ | ہندوستان میں بھی ایک رصدگاہ ہے۔ وہ بکرماجیت کے زمانے میں اجین اور دہار (مالوے کا ملک جس کو اب مندو کہتے ہیں) میں تعمیر کی گئی تھی۔ ہندوستان کے ہندو

آج کل اسی سے کام لیا کرتے ہیں۔ اس کو بنے ہوئے ایک ہزار پانچ سو چوراسی برس ہو چکے ہیں۔ وہ اور زیچوں کی بہ نسبت بہت ہی ناقص ہے۔

چہل ستون | کوہک پہاڑ کے دامن میں مغرب کی طرف ایک اور باغ ہے اس کو باغ میدان کہتے ہیں اس میں ایک عالی شان مکان بھی ہے۔ اس کو چہل ستون کہتے ہیں۔ اس کے تمام ستون پتھر کے ہیں۔ اس عمارت میں چار میناروں کی شکل میں چار برج بنائے ہیں۔ اوپر چڑھنے کے راستے ان ہی برجوں میں سے ہیں۔ سب جگہ پتھر کے ستون ہیں۔ بعض ستونوں کی شکل لپٹے ہوئے سانپوں کی سی ہے۔

اوپر کی منزل میں چاروں طرف دالان ہیں۔ اس عمارت کی کرسی اور فرش سب کا سب سنگین ہے۔

عالیشان تخت | چہل ستون میں کوہک پہاڑ کی جانب ایک باغیچہ ہے اس میں ایک شاندار بارہ دری ہے۔ بارہ دری میں پتھر کا بنا ہوا ایک عالی شان تخت بچھا ہوا ہے اس تخت کی لمبائی تقریباً چودہ پندرہ گز اور چوڑائی سات آٹھ گز ہے۔ وہ ایک گز اونچا ہے۔

اتنے بڑے پتھر کے تخت کو بڑی دور سے لائے ہیں۔ اس میں ایک درز پڑی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ درز یہاں آنے کے بعد پڑی ہے۔

چینی خانہ | اسی باغ میں ایک اور چودری ہے۔ اس کی تمام دیواروں پر چینی کا کام ہے اس کو چینی خانہ کہتے ہیں۔ آدمی بھیج کر اس کو ملک خطا[1] سے منگوایا تھا۔

بولتا پتھر | شہر کے اندر ایک اور پرانی عمارت ہے۔ اس کو لقلقہ مسجد کہتے ہیں۔ اس میں یہ عجیب صنعت ہے کہ صحن میں لات مارو تو لق لق[2] کی آواز آتی ہے۔ یہ کیا راز ہے۔ اس کو کوئی نہ پا سکا۔

چار باغ | سلطان احمد مرزا کے زمانہ میں امرا کے ہر طبقے نے بہت سے باغ اور باغیچے لگائے تھے اس میں سے درویش محمد ترخان کا بنا ہوا چار باغ اپنی طرز۔ صفائی ستھرائی اور آب و ہوا میں

---

[1] شمالی چین [2] سخت اور کڑی آواز کو لق لق کہتے ہیں۔

اپنی نظیر آپ ہے۔ باغ میدان سے نیچے اور قلعہ کے سبزہ زار کے اوپر ایک بلند جگہ یہ باغ تعمیر کیا گیا ہے۔ اور تمام باغ جو اس سبزہ زار میں ہیں۔ اس باغ سے نیچے ہیں۔
چار باغ کے درجے بھی عمدگی سے بنائے گئے ہیں اور گلنار، سرو اور سفیدار[1] کے درختوں سے آراستہ ہیں۔
وہ بہت نفیس جگہ ہے لیکن کوئی بڑی نہر اس میں نہیں ہے۔ اتنا عیب ضرور ہے۔

ہر پیشے کا الگ بازار | سمرقند نہایت آراستہ و پیراستہ شہر ہے۔ اس میں ایک خصوصیت یہ ہے جو اور شہروں میں کم ہوگی کہ ہر پیشے کے بازار الگ الگ ہیں ملے جلے نہیں۔ یہ بڑی اچھی رسم ہے بھٹیاروں اور باورچیوں کی دکانیں لائق دید ہیں۔

مخمل اور کاغذ کی صنعتیں | سمرقند کا کاغذ بہت نفیس ہوتا ہے۔ اور دنیا بھر میں جاتا ہے۔ کاغذ کے کارخانوں کو جداز کہتے ہیں۔ یہ کارخانے کان گل کے مقام پر ہیں۔ اور وہ سیاہ آب کے کنارے ہے اس کو آب رحمت بھی کہتے ہیں۔
سمرقند کی نفیس چیزوں میں سے دوسری چیز قرمزی مخمل ہے وہ بھی دور دور جاتی ہے

کان گل | شہر کے چاروں طرف بہت سے نفیس سبزہ زار ہیں۔ ان میں سے ایک کان گل کے نام سے مشہور ہے۔ وہ سمرقند کے مشرق میں شمال کی طرف مائل ہے اور تقریباً کوس بھر ہے۔
سیاہ آب جس کو دریائے رحمت بھی کہتے ہیں کان گل کے بیچ میں بہتا ہے۔ وہاں تقریباً سات آٹھ پن چکیوں کے برابر پانی ہے۔ اس کے آس پاس دلدل رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سبزہ زار کا اصلی نام کان آب گیر تھا۔ لیکن تاریخوں میں کان گل ہی دیکھا ہے۔
سمرقند کے بادشاہوں نے اس سبزہ زار کی ہمیشہ اسی طرح دیکھ بھال رکھی ہے۔ جس طرح ان مقامات کی حفاظت کی جاتی ہے۔ جن میں جاڑے کا موسم گذارا جاتا ہے۔ وہ ہر سال مہینے دو مہینے ضرور وہاں جا کر رہتے تھے۔

---

[1] سفیدار کی لکڑی سفید اور شاخیں بہت نازک ہوتی ہیں۔ اس میں پھل نہیں لگتا۔

یورت خاں | اس سبزہ زار کے اوپر کی طرف مشرق و جنوب کے بیچ میں دوسرا سبزہ زار ہے۔ اس کو یورت خاں کہتے ہیں۔ وہ سمرقند کے مشرق میں تقریباً ایک کوس کے فاصلے پر ہے۔ دریائے سیاہ اس میں سے ہوتا ہوا کان گل میں جاتا ہے۔

یورت خاں میں کالا دریا اس طرح چکر کھا کر بہتا ہے کہ اس چکر کے اندر زمین پر اچھا خاصا ایک لشکر اتر سکتا ہے۔ اس میں سے نکلنے کے راستے بہت تنگ ہیں۔

سمرقند کے محاصرے کے زمانے میں اس کو محفوظ سمجھ کر ہمیں کئی بار وہاں اترنے کا اتفاق ہوا ہے۔

ہریالی ہی ہریالی | قوروغ بودنہ ایک اور سبزہ زار ہے۔ وہ دل کشا باغ اور سمرقند کے بیچ میں ہے کول مغاک بھی ایک سبزہ زار کا نام ہے۔ وہ سمرقند کے مغرب کی طرف کسی قدر شمال کی جانب ہے اور دو کوس کے فاصلے پر ہے اور عمدہ سبزہ زار ہے۔ اس کی ایک جانب بڑا تالاب ہے۔ اسی وجہ سے اس کو اولنگ[1] کول مغاک کہتے ہیں۔ سمرقند کے محاصرے کے زمانے میں جب مرا لشکر یورت خاں میں تھا۔ تو سلطان علی مرزا کا پڑاؤ اسی سبزہ زار میں تھا۔

ایک اور سبزہ زار قلبہ ہے۔ وہ بہت چھوٹا سا ہے۔ اس کے شمال میں قلبے کے دیہات اور کوہک دریا ہے۔ جنوب میں باغ میدان اور درویش محمد ترخان کا چار باغ اور مشرق میں کوہک کا ٹیلہ ہے۔

سمرقند کے پرگنے | سمرقند کے پرگنے اور علاقے نہایت عمدہ ہیں۔

بخارا | بخارا سمرقند کا بڑا علاقہ ہے اور اس کے قریب ہے وہ سمرقند کی مغربی جانب تقریباً سو میل پر ہے۔ بخارا کے تحت بھی کئی اور پرگنے ہیں۔

بخارا نہایت اچھا شہر ہے اس میں لذیذ میوے ہوتے ہیں اور کثرت سے ہوتے ہیں۔ خربوزے کا تو کیا کہنا بخارا میں جتنا لذیذ خربوزہ ہوتا ہے اور بہتات سے ہوتا ہے۔ سارے توران میں نہیں ہوتا۔ گو فرغانہ میں آخشی کا میر تیموری خربوزہ بخارا کے خربوزے سے بہت اچھا

[1] اولنگ ترکی میں سبزہ زار کو کہتے ہیں۔

اور لطیف ہوتا ہے۔ لیکن بخارا میں ہر قسم کے خربوزے بہتات سے ہوتے ہیں اور عمدہ ہوتے ہیں۔

بخارا کا آلو بخارا مشہور ہے۔ وہاں جیسا آلو کہیں نہیں ہوتا۔ اس کا چھلکا چھیل کے اور خشک کر کے تحفے کے طور پر جگہ جگہ بھیجتے ہیں۔ وہ خوراک کو گلانے کی دوا ہے۔

بخارا میں پرندے اور قاز میں بہت ہوتی ہیں۔ توران بھر میں بخارا سے بڑھ کر کہیں کی شراب تیز و تند نہیں ہوتی۔ میں جب سمرقند میں تھا اور شراب بھی پیتا تھا تو بخارا ہی کی شراب پیتا تھا۔

کیش | سمرقند کا دوسرا علاقہ کیش ہے۔ وہ سمرقند کے جنوب میں ۳۶ میل دور ہے۔

سمرقند اور کیش کے بیچ میں ایک پہاڑ ہے۔ تاریخی کتابوں میں اس کا نام کوہ تن لکھا ہے۔ سنگ تراشی کے لئے جو پتھر استعمال کیا جاتا ہے وہ اسی پہاڑ سے نکالا جاتا ہے۔

بہار کے موسم میں تمام جنگل اور شہر کے در و دیوار تک سبز ہو جاتے ہیں۔ اس سے اس کو شہر سبز بھی کہتے ہیں۔ امیر تیمور کا وطن یہی ہے۔ اس لئے انھوں نے اس کو دارالسلطنت بنانے کی بہت کوشش کی۔ اس میں عالی شان عمارتیں بنوائیں۔ اپنے دربار کے لئے عالی شان دیوان عام بنوایا۔ اس کے دائیں بائیں دو اور چھوٹے دالان تعمیر کرائے ان میں امرار کے اجلاس ہوتے تھے ان کے ساتھ ساتھ اس عدالت کے ہر ضلع میں اہل مقدمات کے لئے اور چھوٹے چھوٹے دالان بنوائے۔

دیوان عام جیسا عالی شان دیوان خانہ دنیا میں کم ہوگا۔ کہتے ہیں کہ وہ طاق کسریٰ سے بھی زیادہ شاندار ہے۔

کیش میں ایک مقبرہ اور ایک مدرسہ بھی تعمیر کیا ہے۔ جہانگیر مرزا[عہ] کی قبر اور امیر کی اولاد میں سے بعض کی قبریں اسی میں ہیں۔

عہ اس کا پورا نام غیاث الدین جہانگیر مرزا تھا۔ وہ امیر کا بڑا لڑکا تھا۔ امیرؒ کے سامنے اس کا انتقال ہوا۔